تعطیلات کلاں کے بعد کھلیگی تو اس معاملہ میں خاطر خواہ پیش رفت ہو گی، چنانچہ کشمیر سے واپسی پر جتنے اصحاب شیخ صاحب سے الوداعی ملاقات کر کے روانہ ہوئے وہ سب نہایت پُر از امید تھے۔ ریڈیو اور اخبارات میں جلی عنوانات سے مولانا محمد انور شاہ اکاڈمی کا ذکر آچکا تھا اور اس کی وجہ سے برصغیر ہند و پاک کے مسلمان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے دوسرے ممالک کے ارباب علم بھی اس روز سعید کا بیتابی سے انتظار کر رہے تھے، جب کہ اکاڈمی کے قیام کا انہیں مژدۂ جاں فزا ملے، لیکن سیمینار کے بعد سے آج تک اس سلسلہ میں مسلسل خاموشی ہے اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اگر یہ تجویز نذر طاق نسیاں نہیں کر دی گئی ہے تو اس وقت وہ تعمیل و تشکیل کی کس منزل میں ہے۔

اصحاب علم و خبر جانتے ہیں کہ آج اسلامی علوم و فنون کے چمن میں جو بہار آئی ہے وہ دولت بنی عباس کے بعد سے اب تک کبھی نہیں آئی تھی، عرب و ایران میں اور مغربی و مشرقی افریقہ کے چھوٹے چھوٹے اسلامی ملکوں میں "احیاء التراث العلمی الاسلامی" کے نام اور جذبہ سے عظیم الشان ادارے قائم ہیں۔ جن میں اسلامی علوم و فنون پر بلند پایہ تحقیقی اور تصنیفی و تالیفی کام ہو رہے ہیں۔ نہایت اہتمام سے کتابیں چھپ رہی ہیں مجلات و رسائل نکل رہے ہیں، سیمینار منعقد ہو رہے ہیں مذاکرات اور کانفرنسوں کی گرم بازاری ہے۔ ان سب کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج علم و ثقافت کی بین الاقوامی نمائش گاہ میں اسلام صف اول کی ایک ممتاز کرسی پر جلوہ فرما نظر آتا ہے، اور اس کی وجہ سے اب امریکہ،

یورپ اور روس تک نے پیغمبر اسلام، اسلامی روایات اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے متعلق اپنے نقطۂ نظر میں ایسی نمایاں تبدیلی پیدا کرلی ہے کہ پہلے جو خوگر قدح تھے اب وہ ستائش گر و مدح خواں ہیں۔

وہ زمانہ گزر گیا جب کہ قوموں کی تقدیر کا فیصلہ تلوار سے ہوتا تھا۔ اب تہذیب اور ثقافت نے یہ منصب سنبھال لیا ہے علامہ اقبال نے ایک جگہ لکھا ہے کہ " آئندہ وہی قوم دنیا کی سب سے بڑی قوم ہوگی جو یہ ثابت کرسکے گی کہ اوس کا قانون زندگی اور اوس کی ثقافت سب سے اعلیٰ ہے۔ علامہ نے جس کی پیشین گوئی کی تھی وہ یہی وقت ہے، اس بنا پر عالم اسلام کا ہر گوشہ اپنی بساط کے مطابق اسلامی قانون حیات اور اوس کے ثقافتی ورثہ کی چمن آرائی میں دل ازجان سے لگا ہوا ہے مولانا ابوالکلام آزاد نہایت دوراندیش اور بالغ نظر تھے انہوں نے بھی اپنی چشم بصیرت سے اوس وقت کو بھانپ لیا تھا اور بحیثیت ہندوستانی کے اون کی تمنا تھی کہ عروس اسلام کی اس مشاطگی میں ہندوستان کا بھی حصہ ہو، اور اس کے لئے انہوں نے کشمیر کو اس لئے منتخب فرمایا کہ عرفی کے بقول یہ خاصیت اسی کی سرزمین میں ہے کہ:

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید
گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید

ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ جناب شیخ صاحب مولانا آزاد کی اس تمنائے دلی کو جلد بر لانے کی کوشش فرمائیں گے کہ

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند